بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

حضرت ابی دجانہ کے بارے میں کسی نے بتایا کہ جو روایت بیان کی جاتی ہے

وہ موضوع ہے، حوالوں کے ساتھ رہنمائی فرما دیجئے کہ موضوع ہے یا

ضعیف ہے یا حسن ہے؟

سائل

نفی فرحان

صدر، کراچی

0313-2133890

الجواب باسمہ تعالیٰ

امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب "دلائل النبوۃ" میں نبوت کے مختلف دلائل نقل کیے ہیں، جن میں ایک دلیل جنات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری بھی شامل ہے، اس سلسلہ میں انھوں نے دیگر واقعات سمیت ایک واقعہ حضرت ابودجانہ کا بھی پیش کیا ہے۔ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات کے نام خط بھی مذکور ہے۔

امام بیہقیؒ نے اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد اس کے توابع وشواہد بھی ذکر کئے ہیں۔ جس کی بناء پر ایک گونہ تقویت حاصل ہوئی ہے۔

اور وہ حدیث یہ ہے:

اخبرنا ابو سہل محمد بن نصرویہ المروزی قال: حدثنا

ابو أحمد علی ابن محمد بن عبداللہ الحبیبی المروزی قال اخبرنا

ابودجانۃ محمد بن احمد بن سلمۃ بن یحییٰ بن عبداللہ

بن زید بن خالد بن أبی دجانۃ واسم أبی دجانۃ سماك

بن أوس بن خرشۃ بن لوزان الأنصاری ..... قال حدثنی

أبی احمد بن سلمۃ قال حدثنا أبی سلمۃ بن یحییٰ قال حدثنا

أبی یحیی بن سلمۃ قال حدثنا أبی سلمۃ بن عبداللہ بن زید

بن خالد قال حدثنا أبی زید بن خالد قال حدثنا أبی خالد بن أبی
دجانة قال: سمعت أبی دجانة یقول "هذا کتاب من محمد رسول
الله رب العالمین ٥ الی من یطرق الدار من العمار والزوار الا
طارقا یطرق بخیر اما بعد فان لنا ولکم فی الحق ساعة فان کنت
عاشقا مولعا أو فاجرا مقتحما فهذا کتاب ینطق علینا وعلیکم بالحق انا کنا
نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما تمکرون اترکوا صاحب
کتابی هذا وانطلقوا الی عبدة الاصنام والی من یزعم ان
مع الله الها آخر لا اله الا هو کل شیء هالک الا وجهه له
الحکم والیه ترجعون أمین لا ینصرون حمٓ عسٓقٓ تفرق
أعداء الله وبلغت حجة الله ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
العظیم فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم.

(قال البیهقیؒ بعد ذکر حرز أبی دجانة) تابعه أبو بکر
الإسماعیلی، عن أبی بکر محمد بن عمیر الرازی الحافظ عن أبی دجانة
محمد بن أحمد هذا.

فقد روی فی حرز أبی دجانة حدیث طویل وهو موضوع لا تحل
روایته. (دلائل النبوه: ۷/۱۱۸-۱۱۹، ط: دار الکتب العلمیہ)

باقی جن بعض حضرات نے ابودجانہ والی روایت کو موضوع قرار دیا ہے، اور انہوں نے موضوع ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ صحابہ کرامؓ میں "موسیٰ" نامی کوئی فرد نہیں تھے اور اس روایت کے راوی موسیٰ ہے۔ لہٰذا اسے موضوع قرار دیا گیا۔

لیکن امام بیہقیؒ کی دلائل النبوۃ والی روایت سنداً اور متناً اس روایت سے بالکل مختلف ہے (جس کو محدثین نے موضوع قرار دیا ہے)۔ اور اس میں راوی بھی موسیٰ کے بجائے اور صحابیؓ ہے۔

اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب "لقط المرجان فی احکام الجان"

جاری ہے

میں اسی دلائل النبوۃ والی روایت کو ذکر کر کے اس پر کوئی کلام اور تبصرہ نہیں فرمایا۔ جبکہ دوسری روایت جس کے راوی "موسیٰ" ہے۔ اس کو "اللآلی المصنوعۃ" میں ذکر کرنے کے بعد اسے موضوع قرار دیا ہے۔

لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ دلائل النبوۃ والی روایت موضوع نہیں ہے۔

(کذا ذکرہ السیوطیؒ فی لقط المرجان فی احکام الجان "١٦٢-١٦٣"
عن البیہقیؒ ولم یتکلم علیہ بشیء. دار الکتب العلمیہ بیروت)

چنانچہ اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ میں ہے:

اخبرنا هبة الله ابن احمد الجريرى أنبأنا إبراهيم بن عمر البرمكى
انبأنا ابوبكر محمد بن عبدالله بن خلق بن نجيب حدثنا يحيى
ابويعلى عن حمزة بن محمد بن شهاب حدثنا ابى حدثنا ابراهيم
بن مهدى الايلى حدثنى عبدالله بن عبدالوهاب ابو محمد الخوارزمى
حدثنى محمد بن بكر المصرى حدثنا محمد بن ادهم القرشى عن
ابراهيم عن موسى الأنصارى عن ابيه قال: شكى أبودجانة
الأنصارى إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم. فقال يارسول
الله، بينا أنا البارحة نائم إذ فتحت عينى فإذا عند رأسى شيطان
فجعل يعلو ويطول فضربت بيدى إليه فإذا جلده كجلد القنفذ
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ومثلك يوذى يا أبادجانة
عامر دارك عامر سوء ورب الكعبة، أدع لى على بن أبى
طالب فدعاه فقال يا أبا الحسن اكتب لأبى دجانة الأنصارى
كتاباً لا يوذيه من بعده فقال وما أكتب؟ قال: اكتب بسم الله
الرحمن الرحيم، هذا كتاب من محمد النبي العربي الأمي التهامى
المكى المدنى القرشى الهاشمى صاحب التاج والهراوة والقضيب و
الناقة والقرآن والقبلة صاحب قول لا إله إلا الله الى من طرق

الدار من الزوار والعمار إلا طارقاً يطرق بخير أما بعد، فإن لنا ولكم في الحق سعة فإن يكن عاشقاً مولعاً أو مؤذياً ... أو فاجراً مجتهداً أو مدعي حق مبطلاً، فهذا كتاب الله ينطق علينا وعليكم بالحق ورسله لديكم يكتبون ما تمكرون اتركوا حملة القرآن وانطلقوا إلى عبدة الأوثان إلى من يتخذ مع الله إلهاً آخر لا إله إلا هو رب العرش العظيم يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران، فإذا انشقت السماء فكانت وردة كالدهان، فيومئذ لا يسئل عن ذنبه إنس ولا جآن ثم طوى الكتاب، فقال ضعه عند رأسك فوضعه، فإذا هم ينادون النار النار أحرقتنا بالنار ..... فقال: ارفع عنهم، فإن عادوا بالسيئة فعد عليهم بالعذاب، فوالذي نفس محمد بيده ما دخلت هذه الأسماء داراً ولا موضعاً ولا منزلاً إلا هرب إبليس وذريته وجنوده والغاوون" موضوع وإسناده مقطوع وأكثر رجاله مجاهيل وليس في الصحابة من اسمه موسى أصلاً.

(اللآلی المصنوعہ: ۲/ ۱۸۶ /دار الکتب العلمیہ)

عبارات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ وہ روایت جس کو محدثین نے موضوع قرار دیا ہے، وہ دلائل النبوۃ والی روایت کے علاوہ ہے، جس کی طرف امام بیہقیؒ نے "وقد روی ... الخ" سے اشارہ فرمایا ہے۔

اسی طرح ماضی قریب کے اکابر علماء امت میں سے حضرت علامہ قطب الدین دھلویؒ نے اپنی کتاب "ظفر جلیل شرح حصن حصین" میں اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "بہشتی زیور" میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ اور اس پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ انھوں نے اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے بھی مجرب پایا ہے۔

خلاصہ یہ کہ مذکورہ تفصیل کی رو سے یہ ثابت ہوا کہ روایت حرز ابی دجانہ صحیح ہے موضوع نہیں ہے۔

بہشتی زیور میں ہے:

مولانا شبیر علی صاحب نے حکیم الأمت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے عرض کیا کہ جو عملیات جناب کے معمول ہوں ان کو اگر لکھ دیا جائے تو بہشتی زیور میں اضافہ کیا جائے۔ حضرت نے نہایت خوشی سے اس کو قبول فرمایا اور خاص وہ عملیات جو حضرت اقدس کے معمول اور روزمرہ کی ضرورت کے ہیں۔ لکھوا دیئے لہٰذا عام فائدہ کے لئے ان کو درج کیا جاتا ہے۔

۱۴- ..... کلمات ذیل کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے (اس عمل کا نام حرز ابی دجانہ ہے) نہایت مجرب ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ...الخ

(حصہ نہم: ۶۵۶/ اشاعت)

(کذا فی ظفر جلیل شرح حصن حصین لمحمد قطب الدین الدھلوی، ذکر روایۃ حرز أبی دجانۃ عن الخصائص الکبریٰ للبیہقی.

(۱۹۰/ حیدری بمبئی)

فقط واللہ اعلم

کتبہ

محمد اللہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

۲۰-۶-۱۴۳۷ھ بمطابق 2016-3-30

الجواب صحیح

[illegible]

۲۱-۶-۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

محمد انعام الحق

۲۴-۶-۱۴۳۷ھ